جھولو معصوم تشنہ دھن جھولنا

جھولو معصوم تشنہ دھن جھولنا

کربلاء میں جھولائے بہن جھولنا

بہن کو ننھا سا بھائي جو یاد آتا تھا
لپٹ کے جھولے سے یوں کرتي تھي تڑپ کے بُکا
کہاں گیا میرا معصوم ھنسلیوں والا
چھپا ھے کونسي بدلي میں جاکے چاند میرا

او خدا او خدا وہ کہاں چل دیا
اب جھلائیگي کِس کو بہن جھولنا

کہاں چلے گئے تم ھم کو چھوڑ کر اصغر
نہیں ھو تم تو ھے سونا تمام گھر اصغر
تمھارے رنج و الم کا ھے یہ اثر اصغر
کلیجا چاك ھے صد پارہ ھے جگر اصغر

دل کا یہ حال ھے غم سے پامال ھے
خالي ھے اے گلبدن جھولنا

حسین آئے جو خیمے میں سر جھکائے ہوئے
پسر کا ننھا سا لاشا گلے لگائے ہوئے
عبا کا دامن آلودہ خون اُڑھائے ہوئے
نگاہ کھوئی ہوئی اشک ڈبڈبائے ہوئے
صرف یہ کہہ سکے اے میرے لاڈلے
اب بنیگا تمہارا کفن جھولنا

ہوئی وداع جو خیمے سے لاش اصغر کی
کھنچ آئی دیدہِ پُرنم میں جان مادر کی
دِکھائے کس کو تڑپ اپنے قلبِ مضطر کی
یہ کہہ رہی تھی زبان ماتا کے تیور کی
میرے دل کے قرار جُسّہءِ شیرخوار
قبر میں جاکے اے گُلبدن جھولنا

وفورِ غم سے تڑپتی تھی زینب و کلثوم
پچھاڑے کھاتی تھی خیمے میں بانوئے مغموم
زباں پہ بس یہ سخن تھا اے قَادِرِ قَیُّوم
اندھیری قبر میں گھبرائیگا میرا معصوم
جا کے حورِ جناں دے اُسے لوریاں
اور جھولے میرا خستہ تن جھولنا

ستم ستم مجھے اہل جفا نے لُوٹ لیا
بلائیں ٹوٹ پڑی کربلا نے لُوٹ لیا
اُجاڑی گود کو میری قضاء نے لُوٹ لیا
میرے شگوفے کو برق فنا نے لوٹ لیا
میرے نورِ نظر میرے لختِ جگر
لُٹ گیا تیرا اے جانِ من جھولنا

پسر کی لاش پہ راشد یہ کہتے تھے شبیّر
سُپُرد روحِ نبی و علی ہے طفلِ صغیر
ہمارے آنے میں بھی اب نہیں ہے کچھ تاخیر
سنبھالے اُن کو حسین اور فاطمۃ دلگیر
جلد آتے ہیں ہم سر کٹاتے ہیں ہم
تا جُھلائے اِسے پنجتن جھولنا

✱✱✱✱✱